پیمانے میں ناپنے کے پیمانے کا پیمانہ؛ کیلیبریشن لیبارٹریز کے ماہرین سے مکالمہ

ڈاکٹر ارسلان ہاشمی، ڈاکٹر نگہت صدیقی اور انجینئر کامران یوسف سے ایک نشست میں پیمانوں کی پیمائش کی درستگی، ثانوی معیارات اور ہر سطح پر غلطی کے امکان پر گفتگو

(اداریہ صفحہ 4 پر)

ہفتہ، ۱۲ مئی ۲۰۲۳ء کو ایوانِ تجارت و صنعت کے کانفرنس ہال میں ماہرین کا ایک چھوٹا مگر اہم اجتماع ہوا۔ موضوع تھا کہ ہم جو فیتے، ترازو اور میٹر استعمال کرتے ہیں وہ کس حد تک درست ہیں اور ان کی درستگی کا پیمانہ کون طے کرتا ہے۔ اس نشست میں ڈاکٹر نگہت صدیقی، انجینئر کامران یوسف اور ڈاکٹر ارسلان ہاشمی نے اپنے اپنے شعبے کے تجربات بیان کیے۔ حاضرین میں تاجر، صنعت کار اور طلبہ کی بڑی تعداد موجود تھی۔

ڈاکٹر نگہت صدیقی نے کیلیبریشن لیبارٹری کے قیام کی تاریخ بتائی۔ ان کے مطابق ۲۰۱۹ء تک ملک میں درجنوں ایسے ادارے تھے جو اپنے آلات کی جانچ کسی ایسے ادارے سے کراتے تھے جس کی اپنی درستگی کا پیمانہ کمزور تھا۔ نتیجہ یہ تھا کہ ایک ہی چیز کو دو لیبارٹریاں مختلف نتائج دیتی تھیں اور گاہک الجھن میں پڑ جاتا تھا۔ ان کے بقول لیبارٹری کا کام صرف آلہ ٹھیک کرنا نہیں، اصل کام یہ ثابت کرنا ہے کہ آپ کا دعویٰ کس بنیاد پر درست ہے۔

انجینئر کامران یوسف نے عملی پہلو پر زور دیا۔ ان کے مطابق ورکشاپ میں کام کرنے والا شخص اگر اپنے وزن کے باٹ کو ہر مہینے دوبارہ نہ جانچے تو وہ برسوں پرانی غلطی دہراتا رہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ درستگی کا نظام کاغذ پر اچھا لگتا ہے مگر اصل امتحان ورکشاپ کی دھول اور گرمی میں ہوتا ہے۔ ان کے بقول ہر ادارے کو اپنا ایک سادہ سا ریکارڈ رکھنا چاہیے جس میں ہر جانچ کی تاریخ، نتیجہ اور ذمہ دار شخص کا نام درج ہو۔

ڈاکٹر ارسلان ہاشمی نے بین الاقوامی معیارات کا ذکر کیا اور بتایا کہ ISO/IEC 17025 کس طرح ایک لیبارٹری کو قابل بناتا ہے۔ ان کے مطابق یہ معیار کاغذی کارروائی زیادہ مانگتا ہے مگر نتیجہ یہ ہے کہ دنیا کے کسی کونے میں جاری کیا گیا سرٹیفکیٹ یہاں بھی قابل قبول ہو جاتا ہے۔ حاضرین نے پوچھا کہ چھوٹے کاریگر اس خرچ کو کیسے برداشت کریں، جس پر ڈاکٹر ارسلان نے کہا کہ ابتدا میں ریاست کچھ رعایت دے سکتی ہے۔

نشست کے آخر میں سوال و جواب کا وقت رکھا گیا۔ ایک طالب علم نے پوچھا کہ کیا موبائل ایپ سے وزن ناپنا درست ہو سکتا ہے۔ جواب میں کہا گیا کہ ایپ صرف رہنمائی دے سکتی ہے، فیصلہ ہمیشہ تصدیق شدہ آلے سے ہونا چاہیے۔ ایک اور سوال پر بتایا گیا کہ اگلی نشست جون میں ہوگی اور اس میں زرعی پیمانوں پر بھی بات ہوگی۔

(صفحہ ۱۱ پر جاری ہے)

(صفحہ ۱۱ پر جاری ہے)

ہفتہ کی صبح ساحلی قصبے ماہی پور میں ماہی گیروں کی ایک بڑی بستی میں ایک نئی فلٹریشن اسکیم کا افتتاح ہوا۔ اس اسکیم کے تحت سمندر کے کھارے پانی کو پینے کے قابل بنانے والے چھوٹے یونٹ لگائے گئے ہیں جن سے روزانہ ہزاروں لیٹر میٹھا پانی حاصل ہوگا۔ تقریب میں ضلع کے ڈپٹی کمشنر، محکمۂ آبی وسائل کے افسران اور مقامی ماہی گیروں کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔

ڈپٹی کمشنر محترمہ نگہت شاہین نے اپنے خطاب میں کہا کہ برسوں سے ماہی پور کے مرد اور عورتیں پینے کے پانی کے لیے میلوں دور جاتے رہے ہیں اور اکثر خالی ہاتھ لوٹتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ اسکیم صرف ایک عمارت نہیں بلکہ ایک وعدہ ہے کہ ساحل پر بسنے والے شہری کو بھی وہی سہولت ملے گی جو شہر میں رہنے والے کو ملتی ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ اگر یہ ماڈل کامیاب رہا تو اس جیسے مزید یونٹ دوسری بستیوں میں بھی لگائے جائیں گے۔

محکمۂ آبی وسائل کے ایگزیکٹو انجینئر جناب فیروز الدین ساحرانی نے بتایا کہ ہر یونٹ کی گنجائش روزانہ پانچ ہزار لیٹر ہے اور اس پر لاگت تقریباً چھ لاکھ روپے آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بجلی کے تعطل کی صورت میں شمسی پینل بھی نصب کیے گئے ہیں تاکہ مشین رکے نہ۔ انجینئر کے مطابق یونٹ کی دیکھ بھال کے لیے مقامی نوجوانوں کی ایک ٹیم تربیت دی گئی ہے جو ہر ہفتے مشین کی جانچ کرے گی۔

ماہی گیر برادری کی نمائندہ بی بی زرینہ کوثر نے کہا کہ ان کے شوہر اور بیٹے روزانہ کشتی لے کر گہرے پانی میں جاتے ہیں اور پیچھے گھر کی عورتیں پانی کے ٹینکر کے انتظار میں دھوپ میں کھڑی رہتی ہیں۔ ان کے بقول اگر یہ پانی محلے کے نلکے تک آ گیا تو سب سے پہلے بچیاں سکول جا سکیں گی۔ تقریب کے بعد خواتین کے ایک وفد نے محکمے کے دفتر میں درخواست دی کہ پینے کے پانی کے ذخیرے کی صفائی کا ذمہ بھی اسی محکمے کو دیا جائے۔

(صفحہ ۱۱ پر جاری ہے)

(صفحہ ۱۱ پر جاری ہے)

ضلع کے ثانوی تعلیمی بورڈ نے پیر کے روز اعلان کیا کہ امسال میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا نتیجہ ایک ہی دن میں جاری کر دیا گیا۔ بورڈ کے چیئرمین پروفیسر عبدالقیوم ساحر نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ پرچے جانچنے کا کام ۴ مئی کو مکمل ہوا اور اگلے روز تمام اسکولوں کو نتائج بھیج دیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں نتائج کا انتظار طلبہ کے لیے سب سے بڑا امتحان بن چکا تھا، اس لیے بورڈ نے فیصلہ کیا کہ رکاوٹیں کم کی جائیں۔

پروفیسر عبدالقیوم ساحر نے بتایا کہ امسال ۱ لاکھ ۴۲ ہزار طلبہ نے امتحان دیا اور ۶۸ فیصد کامیاب رہے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے برس کامیابی کا تناسب ۶۴ فیصد تھا۔ ان کے بقول نتائج میں بہتری کا سبب نقل کی روک تھام اور امتحانی مراکز کی سی سی ٹی وی نگرانی ہے۔ تاہم انہوں نے اعتراف کیا کہ دیہی علاقوں میں اب بھی نقل کے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں جن کی تحقیقات جاری ہے۔

بورڈ کے ترجمان جناب نوید اکرم چیمہ نے کہا کہ نتائج ایس ایم ایس اور بورڈ کی ویب سائٹ پر ایک ہی وقت میں جاری کیے گئے تاکہ کسی طالب علم کو دفتر کے چکر نہ لگانے پڑیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلے دن سرور پر دباؤ اتنا زیادہ تھا کہ سائٹ وقتاً فوقتاً بیٹھ گئی، تاہم رات گئے تک صورتحال قابو میں آ گئی۔ ان کے بقول آئندہ سال سے نتائج کے ساتھ ہر مضمون میں حاصل کردہ نمبروں کا تجزیہ بھی شائع کیا جائے گا تاکہ والدین دیکھ سکیں کہ کون سا مضمون سب سے مشکل رہا۔

ضلع کے ڈپٹی کمشنر محترمہ نگہت شاہین نے کہا کہ کامیاب طلبہ کو مبارکباد دینا درست ہے مگر ناکام ہونے والے بچوں کو دوبارہ امتحان دینے کا موقع دینا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضلعی انتظامیہ اور بورڈ مل کر ایک ایسا نظام بنائیں گے جس میں فیل ہونے والا طالب علم چند دن میں دوبارہ فارم بھر سکے۔ ان کے بقول کوئی بچہ صرف ایک پرچے کی وجہ سے سال ضائع نہیں کرے گا۔

ماہرین تعلیم نے اس فیصلے کو خوش آئند قرار دیا مگر ساتھ ہی خبردار کیا کہ نتائج جلدی آنا اور معیار برقرار رہنا دو الگ باتیں ہیں۔ ایک ماہر نے کہا کہ اگر جانچ کا عمل جلدبازی میں ہوا تو غلطیاں بڑھ سکتی ہیں۔ بورڈ نے جواب میں کہا کہ ہر پرچے کی دوبارہ جانچ کا نظام برقرار رہے گا اور شکایات کے لیے ہیلپ لائن قائم کی جا رہی ہے۔

(صفحہ ۱۱ پر جاری ہے)

(صفحہ ۱۱ پر جاری ہے)

ضلع کی ضلعی منتظمہ، محترمہ نگہت شاہین، نے پیر کے روز ضلع کونسل ہال میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کی جس میں محکمۂ صحت، محکمۂ تعلیم اور محکمۂ آبپاشی کے افسران شریک ہوئے۔ اجلاس کا مقصد ضلع کے دیہی علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی اور اسکولوں میں بیت الخلا کی صورتحال پر غور کرنا تھا۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ برسوں سے یہ دونوں مسئلے فائلوں میں دبے ہوئے ہیں اور اب وقت آ گیا ہے کہ ان پر عملی قدم اٹھایا جائے۔

محکمۂ آبپاشی کے ایگزیکٹو انجینئر جناب فیروز الدین ساحرانی نے بتایا کہ ضلع کے ۴۲ دیہی یونین کونسلوں میں سے ۱۷ میں پینے کے صاف پانی کے پلانٹ لگائے جا چکے ہیں۔ ان کے بقول ۹ پلانٹ خراب پڑے ہیں اور ان کی مرمت کے لیے ۳ لاکھ روپے درکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پرانے پلانٹوں کی دیکھ بھال کے لیے مقامی نوجوانوں پر مشتمل ٹیمیں بنائی جائیں تو خرچ کم آئے گا اور پلانٹ زیادہ عرصہ چلیں گے۔

محکمۂ تعلیم کے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر جناب نوید اکرم چیمہ نے اجلاس کو بتایا کہ ضلع کے ۳۱۰ سرکاری اسکولوں میں سے صرف ۱۱۴ میں لڑکیوں کے لیے الگ بیت الخلا موجود ہیں۔ باقی اسکولوں میں یا تو یہ سہولت نہیں یا وہ اتنی خراب ہیں کہ استعمال کے قابل نہیں۔ انہوں نے کہا کہ والدین بارہا شکایت کرتے ہیں کہ بچیاں اسی وجہ سے اسکول چھوڑ دیتی ہیں۔ ڈپٹی کمشنر نے ہدایت کی کہ ہر اسکول کی فہرست ایک ہفتے میں تیار کی جائے۔

اجلاس میں طے پایا کہ ایک مشترکہ ٹاسک فورس بنائی جائے گی جو ہر تحصیل کا دورہ کرے گی اور رپورٹ ڈپٹی کمشنر کو پیش کرے گی۔ ٹاسک فورس میں ہر محکمے کا ایک افسر اور دو مقامی نمائندے شامل ہوں گے۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ رپورٹ ایک ماہ میں آنی چاہیے اور اس پر عمل درآمد کی ذمہ داری متعلقہ افسران پر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ فائلوں کا پیٹ بھرنا کافی نہیں، نتائج دکھانے ہوں گ